سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علمی مقام ومرتبہ

ڈاکٹر شازیہ رمضان☆

Abstract:

"Hazrat Ayesha (RA), mother of the belivers, bears a unique status due to her natural ability and intelligence towards the understandig of Islam in right perspective. She contributed a basic role to make the communication of Qur'an & Sunnah easy for Ummah. The achievements of Syedah Ayesha (RA) in understanding interpretting and communicating the Qur'an, Hadith and her skill in jurisprudence, literature and poetry is glorious chapter of Islamic history. In the following article, the writer has attempted to present the topic in the light of research."

بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور وہ سب مرد ہی تھے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے "وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم"[(۱)] اور آپ سے پہلے ہم نے جتنے نبی بھیجے وہ مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ کسی عورت کو ربّ العزت نے نبوت کی ذمہ داریاں نہیں سونپیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام انسانوں کی ہمہ پہلو اصلاح کا جو کام کرتے تھے وہ صرف مرد ہی انجام دے سکتے تھے۔ خواتین اپنی فطری کمزوری کے سبب اس کی متحمل نہیں ہو سکتیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر اور اس کی پیروی میں عورتیں دوسرے انسانوں خصوصاً اپنی ہم جنسوں کی ہدایت اور تعلیم و تربیت کا بہترین اہتمام ضرور کر سکتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں خواتین نے اسلام کی تبلیغ اور اہلِ ایمان کی تعلیم و تربیت کے لیے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ ان میں سرفہرست اُمہات المومنین ہیں۔ اسی گلدستہ کے ایک گل معطر یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مقام اس حوالے سے بہت منفرد ہے۔

☆ لیکچرر شعبہ علومِ اسلامیہ زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد

آپؓ کا نام عائشہؓ، لقب صدیقہ، خطاب ام المومنین اور کنیت ام عبداللہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہؓ کی کنیت ان کے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ کے نام پر رکھی جنہیں حضرت عائشہؓ نے متبنٰی بنا لیا تھا چونکہ حضرت عائشہؓ کی اولاد نہ تھی لہٰذا آپؓ حسرت سے یہ کہتی تھیں کہ میں اپنی کنیت کس کے نام پر رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھانجے عبداللہ کے نام پر۔ (۱)

حضرت عائشہؓ کے والد خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ اور والدہ اُم رومانؓ ہیں۔(۲) حضرت عائشہؓ کی ولادت نبوت کے چوتھے سال ہوئی (یعنی شوال نو ہجری قبل ہجرت مطابق جولائی 614ء) اور جب ان کی عمر چھ سال کی ہوئی تو اس وقت بیاہی گئیں اور جب نو سال کی ہوئی تو ان کی رخصتی ہوئی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں یعنی ربیع الاول 11 ہجری کو بیوہ ہوگئیں۔

حضرت عائشہؓ کی تعلیم و تربیت کا اصل زمانہ رخصتی کے بعد شروع ہوتا ہے۔ انہوں نے اسی زمانہ میں پڑھنا سیکھا، قرآن دیکھ کر پڑھتی تھیں۔(۳) آپؓ کی تعلیم کا کوئی وقت مخصوص نہ تھا۔ معلم شریعت خود گھر میں تھا اور شب و روز اس کی صحبت میسر تھی۔ تعلیم و ارشاد کی مجلسیں روزانہ مجلس نبوی میں منعقد ہوتی تھیں جو حضرت عائشہؓ کے حجرہ سے بالکل ملحق تھی۔ آپؓ گھر سے باہر بھی لوگوں کو جو درس دیتے تھے وہ اس میں بھی شریک رہتی تھیں۔ اگر کبھی کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو حضرت محمد ﷺ جب زنان خانہ تشریف لے جاتے تو دوبارہ پوچھ لیتیں۔ (۴)

شب و روز میں علوم و معارف کے بیسیوں مسائل ان کے کان میں پڑتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کی یہ عادت تھی کہ ہر مسئلہ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کر دیتی تھیں اور جب تک تسلی نہ ہوتی صبر نہ کرتیں۔(۵) حضرت عائشہؓ نے جو بھی تعلیم حاصل کی وہ آپؐ کی صحبت میں رہ کر حاصل کی اور پھر علمی حیثیت سے حضرت عائشہؓ اس مقام پر پہنچ گئیں کہ چند بزرگوں کو چھوڑ کر تمام صحابہ پر فوقیت حاصل تھی۔ ترمذی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے:

> ''ہم صحابیوں کو کوئی ایسی مشکل بات کبھی پیش نہ آئی کہ جس کو ہم نے عائشہؓ سے پوچھا اوران کے پاس سے ہمیں معلومات نہ ملی ہوں۔''(۶)

حضرت عائشہؓ نے علم کے میدان میں متعدد خدمات سرانجام دیں، جن کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

قرآنِ مجید میں مہارت

حضرت عائشہؓ نبوت یا نزولِ قرآن کے چودھویں سال 9 برس کی عمر میں آنحضرت کے عقد میں آئیں اس لئے ان کے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنے کا زمانہ تقریباً ۱۰ سال ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ نزول قرآن کا نصف سے زیادہ حصہ ان کے ابتدائے ہوش سے پہلے کا واقعہ ہے۔ لیکن اس غیر معمولی دل و دماغ کی ہستی نے اس زمانہ کو بھی جو عموماً طفلانہ بے خبری اور لہو لعب کا عہد ہوتا ہے، رائیگاں نہیں کیا۔ حضور ﷺ روزانہ حضرت صدیقِ اکبرؓ کے گھر تشریف لاتے تھے۔(۷) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے

اپنے گھر میں ایک مسجد بنالی تھی جہاں بیٹھ کر نہایت رقت اور خشوع کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے تھے۔(۸) ناممکن ہے کہ ان موقعوں سے حضرت عائشہؓ کے غیر معمولی حافظہ نے فائدہ نہ اٹھایا ہو، فرماتی تھیں کہ جب یہ آیت اتری تھی:

”بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرّ “(۹)

ترجمہ: (بلکہ قیامت کا روز ان کے وعدہ کا دن ہے وہ گھڑی نہایت سخت اور نہایت تلخ ہوگی)

تو آپؓ فرماتی ہیں کہ میں اس وقت کھیل رہی تھی۔(۱۰)

ابو یونس حضرت عائشہؓ کے ایک غلام تھے، کتابت کے فن سے واقف تھے۔(۱۱) حضرت عائشہؓ نے ان کے ہاتھ سے اپنے لئے قرآن لکھوایا تھا۔(۱۲) اختلاف قرأت کا اثر عجم کے میل جول سے عراق میں سب سے زیادہ تھا۔ عراق کے ایک صاحب ان سے ملنے آئے تو درخواست کی کہ ام المومنین! مجھے اپنا قرآن دکھائیے۔(۱۳) وجہ دریافت کی تو کہا کہ ہمارے ہاں قرآن اب تک بے ترتیب پڑھتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے قرآن کی ترتیب آپ ہی کے قرآن کے مطابق کردوں۔ فرمایا سورتوں کے آگے پیچھے ہونے میں کوئی نقصان نہیں، پھر اپنا قرآن نکال کر ہر سورۃ کی سب آیات پڑھ کر لکھوا دیں۔(۱۴)

انؓ کی عادت یہ تھی کہ جس آیت کریمہ کا مطلب سمجھ میں نہ آتا خود آنحضرت ﷺ سے دریافت کرلیتیں۔ چنانچہ صحیح حدیثوں میں متعدد آیتوں کی نسبت آنحضرتؐ سے ان کا سوال مذکور ہے۔(۱۵)

امہاتؓ المومنین کو خدا کی طرف سے حکم تھا۔

”وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ “(۱۶)

ترجمہ: (تمہارے گھروں میں خدا کی جو آیتیں اور حکمت کی جو باتیں پڑھ کر سنائی جارہی ہیں ان کو یاد کیا کرو)

اس حکم کی تعمیل بھی ضروری تھی۔ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز میں قرآن مجید کی بڑی بڑی سورتیں نہایت غور وفکر اور خشوع وخضوع سے تلاوت فرماتے۔ حضرت عائشہؓ ان نمازوں میں آپ ﷺ کے پیچھے ہوتیں۔(۱۷) حضرت عائشہؓ کو قرآنِ مجید کی ایک ایک آیت کی طرز قرأت محل معنوی، موقع استدلال اور طریقہ استنباط پر عبور کامل حاصل ہوگیا تھا۔ وہ ہر مسئلہ کے جواب کے لئے پہلے عموماً قرآن پاک کی طرف رجوع کرتی تھیں۔ عقائد وفقہ واحکام کے علاوہ آنحضرت ﷺ کے اخلاق وسوانح کو بھی جو ان کے سامنے کی چیزیں تھیں اور جن کا تعلق تاریخ وخبر سے ہے، قرآن پاک ہی کے حوالے کرتی تھیں۔ ایک دفعہ کچھ لوگ زیارت کو آئے، عرض کیا کہ ام المومنین! حضور انور ﷺ کے کچھ اخلاق بیان فرمائیں؟ بولیں: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔ آپ ﷺ کا اخلاق سراپا قرآن تھا۔(۱۸)

حدیث میں مہارت

حضرت عائشہؓ کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ نہ صرف ازواجِؓ

مطہرات بلکہ مردوں میں بھی چار پانچ کے سوا کوئی ان کی برابری کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ کثرت روایت میں حضرت عائشہؓ کا چھٹا نمبر ہے۔ ان کی روایتوں کی کل تعداد دو ہزار دو سو دس ہے، جن میں سے صحیحین میں دو سو چھیاسی حدیثیں ان کی روایت سے داخل ہیں۔ ان میں سے ایک سو چوہتر حدیثیں دونوں میں مشترک ہیں۔ چون حدیثیں ایسی ہیں جو صرف بخاری میں ہے اور اٹھاون صرف مسلم میں ہیں۔

روایت کی کثرت کے ساتھ ساتھ تفقہ اور قوت استنباط کے علاوہ حضرت عائشہ کی روایتوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ جن احکام اور واقعات کو نقل کرتی ہیں ان کے علاوہ علل واسباب بھی بیان کرتی ہیں۔ وہ خاص حکم جن مصلحتوں پر مبنی ہوتا ہے ان کی تشریح بھی کرتی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت عائشہؓ تینوں سے پہلو بہ پہلو روایتیں ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

''سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِل''(۱۹)

ترجمہ: (میں نے آنحضرت کو کہتے سنا کہ جو جمعہ میں آئے وہ غسل کرلے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غسل يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِم''(۲۰)

ترجمہ: (جمعہ کے روز غسل ہر بالغ پر فرض ہے)

اسی مسئلہ کو حضرت عائشہ ان الفاظ میں بیان کرتی ہیں کہ:

''قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيْ فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ تُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا''(۲۱)

ترجمہ: (لوگ اپنے اپنے گھروں سے اور مدینہ کے باہر کی آبادیوں سے آتے تھے اور گرد وغبار اور پسینہ سے شرابور ہوتے تھے۔ ایک دفعہ ایک صاحب ان میں سے آپ کے پاس آئے اور آپؐ میرے پاس بیٹھے تھے آپؐ نے فرمایا کہ بہتر ہوتا کہ تم اس دن غسل کرلیا کرتے)

فقہی مقام

اکابر صحابہ کے بعد مدینہ طیبہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ فقہ وفتویٰ کی مجلس کے مسند نشین تھے۔ ابی مسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے زیادہ نہ کسی کو سنت رسول اللہ ﷺ کا عالم دیکھا، نہ کسی ایسے معاملے میں جس میں رائے کی حاجت ہو ان سے زیادہ کسی کو فقیہ دیکھا اور نہ کسی آیت کے شان نزول میں ان سے زیادہ عالم دیکھا، نہ فرائض ہی میں۔(۲۲)

حضرت عائشہؓ کے پاس کوئی مسئلہ آتا تو سب سے پہلے قرآن مجید پر نظر کرتیں اس کے بعد

احادیث کی طرف رجوع، پھر قیاس عقلی کا درجہ تھا۔

ایک دفعہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ اہل عجم اپنے تہواروں میں جو جانور ذبح کرتے ہیں ان کا کھانا جائز ہے؟ فرمایا خاص اس دن کے لئے جو جانور ذبح کریں وہ جائز نہیں۔اس حکم کے استنباط میں انہوں نے غالباً حسب ذیل آیت کو مبنی قرار دیا ہے:

''وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ''(۲۳)

ترجمہ:(اور جو جانور غیر اللہ کے نام سے ذبح کیا جائے وہ تم پر حرام ہے)

طب، تاریخ وادب، خطابت وشاعری میں مہارت

حضرت عائشہؓ کے شاگردوں کا بیان ہے کہ تاریخ، ادب، خطابت اور شاعری میں ان کو اچھی دسترس حاصل تھی۔ ہشام بن عروہ کی روایت ہے:

''مَارَاَیْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَعْلَمُ بِالْقُرْآنِ وَلَا بِفَرِیْضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَلَا بِحَرَامٍ وَلَا بِشِعْرٍ وَلَا بِحَدِیْثِ الْعَرَبِ وَالنَّسَبِ مِنْ عَائِشَةَ''(۲۴)

ترجمہ: (میں نے قرآن، فرائض، حلال وحرام، شاعری، عرب کی تاریخ ونسب کا حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو واقف کار نہ پایا)

عروہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو طب کا ماہر نہیں پایا۔(۲۵)

حضرت عائشہؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپؓ کو طب سے کیسے واقفیت ہوئی فرمایا آپ ﷺ آخر عمر میں بیمار رہا کرتے تھے اطبائے عرب آیا کرتے تھے، وہ جو بتاتے تھے میں یاد کر لیتی تھی۔(۲۶)

عرب کے حالات، جاہلیت کے رسوم اور قبائل کے باہمی انساب کی واقفیت میں حضرت ابوبکرؓ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔(۲۷) حضرت عائشہؓ ان کی بیٹی تھیں اس لئے ان فنون کی واقفیت ان کا خاندانی ورثہ تھا۔(۲۸) عروہ کہتے ہیں کہ:

میں نے حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو عرب کی تاریخ ونسب کا ماہر نہ پایا۔(۲۹)

حضرت عائشہؓ نہایت شیریں کلام اور فصیح اللسان تھیں ان کے ایک شاگرد موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے۔

''مَارَاَیْتُ اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ''(۳۰)

ترجمہ: (حضرت عائشہؓ سے زیادہ فصیح اللسان میں نے نہیں دیکھا۔)

خطابت اور قوت تحریر عربوں کی آزاد طبیعتوں کا فطری جوہر ہے۔مردوں سے گزر کر یہ ملکہ عورتوں تک میں موجود تھا۔احمد بن ابی طاہر المتوفی 204ھ نے بلاغات النساء کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اس زمانے کی مسلمان عورتوں کی تقریریں اور خطبے قلم بند کئے۔ان میں حضرت عائشہؓ کی تقریریں بھی ہیں۔

احنف بن قیس تابعی جنہوں نے بصرہ میں حضرت عائشہؓ کی تقریریں سنی ہوں گی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور اس وقت کے تمام خلفاء کی تقریریں سنی ہیں۔ لیکن حضرت عائشہؓ کے منہ سے جو بات نکلتی تھی اس میں جو خوبی اور بلندی ہوتی تھی وہ کسی اور کے کلام میں نہیں ہوتی تھی۔(۳۱) حضرت معاویہؓ کا قول ہے کہ:

میں نے عائشہؓ سے زیادہ بلیغ زیادہ فصیح اور زیادہ بہتر فہم کوئی خطیب نہیں دیکھا۔(۳۲)

ایک عرب شاعر جب اپنی زبان کے جوہر دکھاتا تھا تو کہیں آگ لگا دیتا تھا اور کہیں آبِ حیات برسا دیتا تھا۔ یہ وصف صرف مردوں کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ عورتیں بھی اس میں داخل تھیں۔ حضرت عائشہؓ اسی عہد میں پیدا ہوئی تھیں۔ ان کے پدر بزرگوار عرب میں شعر و سخن کے جوہری تھے۔(۳۳) اس لئے یہ فن آغوشِ پدر ہی سے انہوں نے سیکھا۔ ان کے شاگرد کہتے تھے کہ ہم کو آپ کی شاعری پر تعجب نہیں اس لئے کہ آپ ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں حضرت عائشہؓ کی زبانی بہت سے اشعار مروی ہیں۔

تعلیم و تبلیغ دین

علم کے حوالے سے ضروری ہے کہ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے اور اس سے تزکیہ نفوس اور اصلاح امت کا کام لیا جائے۔ آنحضرت ﷺ کا حکم تھا کہ:

''فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ''،(۳۴) ترجمہ: (جو حاضر ہو وہ غائب تک پہنچائے)

حضرت عائشہؓ نے یہ فرض ادا کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ تمام اسلامی ملکوں میں علم کی اشاعت اور اسلام کی دعوت کے لئے پھیل گئے تھے۔ مدینہ منورہ میں اس وقت حضرت ابنِ عمرؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کی مستقل درسگاہیں قائم تھیں، لیکن درسگاہ اعظم مسجد نبوی ﷺ کا وہ گوشہ تھا جو حجرہ نبوی کے قریب اور زوجہ رسول کے مسکن کے پاس تھا۔ خواتین اور حضرات جن کا آپؓ سے پردہ نہ تھا وہ حجرہ کے اندر آ کر مجلس میں بیٹھتے تھے۔ دیگر حضرات حجرہ کے سامنے مسجد نبوی میں بیٹھتے۔ دروازہ پر پردہ پڑا رہتا، پردہ کی اوٹ میں وہ خود بیٹھ جاتیں۔(۳۵) لوگ سوالات کرتے آپؓ جوابات دیتیں، کبھی کوئی سلسلہ بحث چھڑ جاتا، استاد شاگرد اس خاص موضوع پر گفتگو کرتے۔(۳۶) اپنے شاگردوں کی زبان، طرز اور صحت تلفظ کی بھی سخت نگرانی کرتی تھیں۔

حضرت عائشہؓ کا معمول تھا کہ ہر سال حج کو جاتیں، اسلام کا وسیع دائرہ سال میں ایک دفعہ سمٹ کر ایک نقطہ پر جمع ہو جاتا تھا۔ کوہ حرا اور ثبیر کے درمیان حضرت عائشہؓ کا خیمہ نصب ہوتا۔(۳۷) تشنگان علم جوق در جوق دور دراز ممالک سے آ کر حلقہ درس میں شریک ہوتے۔(۳۸) بعض لوگ مسائل پوچھتے ہوئے جھجکتے تھے۔ آپ ڈھارس بندھاتیں، آپؓ فرماتی تھیں کہ جو بات تم لوگ اپنی ماں سے پوچھ سکتے ہو

وہ مجھ سے بھی پوچھ سکتے ہو۔(۳۹)

حضرت عائشہؓ نے حضورؐ کی وفات کے بعد اپنے پدر بزرگوار کی زندگی میں ہی منصب افتاء حاصل کرلیا تھا اور زندگی بھر اس منصب پر فائز رہیں۔

حضرت عائشہؓ نے اپنی زندگی میں بہت زیادہ دینی اور علمی خدمات سرانجام دیں۔امیر معاویہؓ کی خلافت کا آخری حصہ حضرت عائشہؓ کی زندگی کا آخری زمانہ ہے۔اس وقت ان کی عمر 67 برس کی تھی۔۵۸ھ میں رمضان کے مہینے میں بیمار ہوئیں اور وصیت کی کہ مجھے دوسری ازواج کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کرنا اور رات کو ہی دفن کرنا۔رمضان کی سترہ تاریخ مطابق ۱۳/جون ۶۷۸ء کو نماز وتر کے بعد وفات پائی۔

❑❑❑

حوالہ جات

۱۔ یوسف (۱۲)۱۰۹

۲۔ ابی داؤد،سلیمان بن الاشعث ،سنن ابی داؤد،(دارالسلام ریاض ۱۹۹۹ء)، باب فی المرأۃ تکنی ،رقم الحدیث ۴۹۷۰،ص ۷۰۰

۳۔ الزرقانی،محمد بن عبدالباقی بن یوسف،شرح المواہب الدنیہ بالمنح المحمدیہ،دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۹۹۶ء،۳۸۱/۴

۴۔ بخاری،محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح،دارالسلام ریاض ۱۹۹۹ء، باب تالیف القرآن ، رقم الحدیث ۴۹۹۳،ص ۸۹۶

۵۔ احمد بن حنبل،ابوعبداللہ الشیبانی،المسند احمد بن حنبل،المکتب الاسلامی بیروت،۱۳۱۳ھ،۶/۷۷

۶۔ بخاری، باب من سمع شیا فراجع حتی یعرفہ،رقم الحدیث ۱۰۳،ص ۲۳

۷۔ ترمذی، ابوعیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، دارالسلام ریاض ۱۹۹۹ء، مناقب عائشہؓ، رقم الحدیث ۳۸۸۳،ص ۸۷۶

۸۔ بخاری، باب ہجرۃ النبی واصحابہ الی المدینہ، ح ۳۹۰۵،ص ۶۵۶

۹۔ ایضاً ۱۰۔ القمر (۵۴)۴۶

۱۱۔ بخاری، باب تالیف القرآن، ح ۴۹۹۳ء،ص ۸۹۶

۱۲۔ احمد بن حنبل،مسند احمد،(نشر السنۃ ملتان ۱۴۲۱ھ) مسند،رقم الحدیث ۲۴۵۰۲،ص ۸۲

۱۳۔ ایضاً ۱۴۔ بخاری، باب تالیف القرآن، رقم الحدیث ۴۹۹۳،ص ۶۹۸

۱۴۔ ایضاً ۱۵۔ بخاری، باب من سمع شاءفراجع حتی یعرفہ، رقم الحدیث۱۰۳، ص۲۳
۱۶۔ الاحزاب (۳۳)۳۴ ۱۷۔ حنبل، المکتب الاسلامی بیروت، ج۶، ص۹۲
۱۸۔ ابوداؤد، باب فی الصلوۃ اللیل، رقم الحدیث۱۳۴۲، ص۲۰۰
۱۹۔ ابوداؤد، باب فی الغسل للجمعۃ، رقم الحدیث۳۴۰، ص۶۱
۲۰۔ ابوداؤد، رقم الحدیث۳۴۱، ص۶۲
۲۱۔ ابوداؤد، باب الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ، رقم الحدیث۳۵۲، ص۶۳
۲۲۔ ابن سعد، ابوعبداللہ، طبقات الکبریٰ دار الصادر بیروت، ۱۹۶۶ء، ۳۸۳/۲
۲۳۔ البقرہ (۲)۱۷۳
۲۴۔ ذہبی، محمد بن احمد، تذکرہ الحفاظ، اُردو ترجمہ محمد اسحاق، اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور، ۱۹۸۱ء، ۴۵/۲
۲۵۔ الزرقانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواج الطاھرات، عائشہ ام المومنین، ۳۸۹/۴
۲۶۔ حاکم، ابوعبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، دار المعرفۃ بیروت، ۱۹۸۶ء، کتاب معرفۃ الصحابہ
حدیث نمبر ندارد، ۱۱/۴
۲۷۔ احمد بن حنبل، ۶۷/۶
۲۸۔ ایضاً
۲۹۔ ایضاً
۳۰۔ حاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، ۱۱/۴
۳۱۔ ایضاً
۳۲۔ ایضاً، ۱۴/۴ ۳۳۔ ایضاً
۳۴۔ البخاری، باب لیبلغ الشاہد الغائب، رقم الحدیث۱۰۴، ص۲۳
۳۵۔ احمد بن حنبل، ۷۲/۶
۳۶۔ البخاری، باب طواف النساء مع الرجال، رقم الحدیث۱۶۱۸، ص۲۶۲
۳۷۔ ایضاً ۳۸۔ ایضاً
۳۹۔ مسند احمد، ۹۰/۶

❑❑❑